رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر :- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ - مہر محمد خان ٭

نمبر ۲۱ | مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۲۲ء | یوم دو شنبہ | مطابق ۱۸ محرم الحرام ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو دو تین روز سے گردن درد کی تکلیف ہے۔ درد کا مقام وہ ہے جہاں زینہ پر سے گرنے سے چوٹ آئی تھی۔ غالباً موسم برسات میں ٹھنڈک لگنے سے ہوا ہے ٭

جمعہ کی رات اور دن میں خوب بارش ہوئی۔

شیخ عبد الرحمن صاحب مصری۔ مولوی جلال الدین صاحب اور حافظ فضل حسین صاحب بنگہ ضلع جالندھر میں مباحثہ کے لئے گئے ہیں ٭

اخبار احمدیہ

تبلیغی کوششیں

ضلع لاہور و ضلع فیروز پور کی طرف سے سیکرٹری تعلیم و تربیت و تالیف و اشاعت کے ماتحت خوب کوشش سے کام ہو رہا ہے۔ ہفتہ زیر رپورٹ میں لاہور کی جماعت نے دو نئے احمدی بنائے اور ایک عیسائی کو مسلمان بنایا۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنے اپنے شہروں و دیہاتوں میں جہاں احمدی زیادہ تعداد میں ہیں۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت مقرر کر کے جلد اطلاع دیں۔ حضرت صاحب کا خاص حکم ہے۔ بہت احباب نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ اُمید ہے کہ اب خاص طور پر سیکرٹری مقرر کر کے اطلاع دینگے۔

انجمن احمدیہ لائل پور اور انجمن گوجروکی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ احباب نہایت احسن طریق پر انتظام کے ساتھ فرض تبلیغ کو انجام دے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں نیک نتائج پیدا کرے۔

فتح محمد سیال۔ ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح کے نام بے پتہ خطوط

بعض لوگ حضرت اقدس کے پاس بے نام خط بھیجتے ہیں یا اپنا پورا پتہ تحریر نہیں فرماتے ایسے خطوط کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔ خط لکھتے وقت احباب کو اپنے نام و پتہ صاف طور پر لکھنا چاہیئے تاکہ جواب دیا جا سکے۔ والسلام۔ رحیم بخش افسر ڈاک حضور صاحب

ضرورت کتاب

کتاب خلافت احمدیہ حصہ دوم اگر کوئی بھائی دینا چاہیں۔ تو ایک شخص مانگتے ہیں اطلاع دیں کہ کس قیمت پر دینا چاہتے ہیں۔ خاکسار حافظ روشن علی

مباحثہ

موضع کشیر کے چک ۲۷۱ ضلع لائل پور میں مباحثہ مابین احمدیان و غیر احمدیان ۳۰ ستمبر سے ۵ اکتوبر ۱۹۲۲ء تک ہونا قرار پایا ہے۔ احمدی احباب خصوصاً ضلع لائل پور کے پہنچنے والے تشریف لائیں۔

خاکسار محمد فضل کریم احمدی خلف مولوی نور احمد صاحب طبیب لودی منگی

اعلان نکاح

مسمی شہاب الدین ساکن ونجھانہ ضلع گوجرات کا نکاح مسماۃ بیگم بی بی دختر میاں نور دین صاحب کے ساتھ ڈیڑھ سو روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔ محمد دین از [illegible]

(۲) بتاریخ ۵ ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۰ ہجری روز یکشنبہ خواجہ سیٹھ محمد غوث صاحب احمدی کی دختر خورد مسماۃ احمدی بیگم عرف سلیمہ بیگم کا نکاح محبوب علی صاحب احمدی سے پانسو روپیہ مہر پر ہوا۔ احباب دعا فرماویں کہ خداوند کریم اس کو بابرکت کرے۔

خاکسار۔ سید بشارت احمد

ولادت

خان محمد عبد اللہ خان صاحب ساکن بھینی بابو خان (ہوشیار پور) کے ہاں ۱۷ جون مطابق ۲۰ شوال لڑکی پیدا ہوئی (نام امۃ اللہ) خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

(۲) بندہ کو مولا کریم نے اپنے فضل و کرم سے بروز جمعہ ۲۵ اگست ۱۹۲۲ء فرزند عطا کیا ہے۔ برخوردار کی دین و دنیا میں بلند اقبالی۔ درازی عمر اور خادم دین ہونے کے واسطے احباب دعا فرماویں۔

خاکسار عبد الحکیم احمدی۔ سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ چھاؤنی

(۳) مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۲۲ء کو بندہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکی عطا کی ہے۔ نو مولودہ مسعودہ نیک و خادم دین بنائے۔

عاجز فضل کریم ٹیچر اسلامیہ سکول۔ لودیانہ۔

(۴) ۱۳ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۰ھ بروز دوشنبہ زوجہ اولی سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک لڑکا بخشا اور بعد [illegible] زوجہ ثانیہ سے ایک لڑکی۔ برادران ملت و بزرگان سے عاجزانہ التماس ہے کہ دونوں کے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار محمد حسین۔ ڈپٹی انسپکٹر اسلامیہ مدارس [illegible]

درخواست دعا

اس عاجز کو گردہ کی بیماری عرصہ دراز سے چلی آتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

بندہ محمد ابراہیم احمدی کمال ڈیرہ

عاجز نے امتحان اکونٹنسی مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۲۲ء کو دیا ہے۔ تمام احباب سلسلہ خاص طور پر اس عاجز کے واسطے دعا فرماویں۔ محمد عالم احمدی پشاوری

برادر عبد الرحمن صاحب سوزاں کلکتہ کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اچھا روزگار عطا فرمائے۔

بندہ ان دنوں چند ایک تکلیفوں میں مبتلا ہے۔ اس لئے التماس ہے کہ تمام احمدی برادران دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہر بلا سے محفوظ رکھے۔

شیخ فضل حق احمدی از کلانور (گورداسپور)

گورداسپور کے ایک احمدی جناب برکت علی صاحب یہاں کے ہسپتال میں بیمار ہیں۔ آپ کو کھانسی اور بخار کے عارضہ نے تنگ کر رکھا ہے۔ ہندوستان کے ہسپتالوں سے تشفی نہ ہونے کے باعث کسی ڈاکٹر کے مشورہ سے آپ مدراس آئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار حسن احمد قریشی سکرٹری انجمن احمدیہ مدراس

میں بہت دنوں سے بخار سے بیمار ہوں۔ احباب میرے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے۔

علی محمد احمدی از کھکھا ڈالی

جماعت باندی پورہ (علاقہ کشمیر) درخواست دعا کرتی ہے۔ کہ ہماری دینی اور دنیوی حالت بہتر ہو۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

تمام احمدی بھائیوں سے دردِ دل سے گذارش ہے کہ وہ میری والدہ اور میرے بھائی اور میری بیوی اور انکی ہمشیرہ خورد کے لئے جو کہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انکو صحت کامل عطا فرمائے۔ آمین

تابعدار محمد عبد الغفور ولد شیخ رحیم بخش از گوجرات

نماز جنازہ

حسین بی بی بنت چودہری خوشی محمد صاحب احمدی چک نمبر ۱۷ دھیسکے کلاں فوت ہو گئی ہے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ غلام غوث محمد قریشی

(۲) میرا لڑکا مورخہ یکم ستمبر ۱۹۲۲ء بروز جمعہ کو قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ تمام احمدی بھائی جنازہ غائب پڑھیں۔ بنیاد خان احمدی [illegible]

اُستاد کی ضرورت

جماعت احمدیہ نوشہرہ علاقہ پشاور کے لئے ایک ایسے استاد کی ضرورت ہے۔ جو احمدی بچوں کو تعلیم دیں۔ جماعت ۱۲ روپیہ اور روٹی دینا منظور کرتی ہے۔ خواہشمند احباب جلد اطلاع دیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

اطلاع

اگر کسی دوست نے چمڑے کے سامان بنانے کا کارخانہ کھولا ہوا ہو یا کھولنے کا ارادہ ہو تو الطاف حسین صاحب احمدی میرٹھ کو بذریعہ دفتر ہذا اطلاع دیں۔ وہ باقاعدہ تعلیم یافتہ ہیں۔ اور اچھا کام کر سکتے ہیں۔ شرائط ملازمت ان سے طے کر لئے جاویں۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

ضرورت ہے

ہندوستان میں ایک گورنمنٹ کیٹل فارم کے لئے ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو مویشیوں کو چرائی پر لے جاویں۔ اور کھیتی میں ہل چلائیں آدمی نیک چلن ہوں۔ تنخواہ ۱۲ و ۱۵ ماہوار ملیگی۔ جو صاحب ملازمت کرنا چاہیں۔ اپنی اپنی درخواستیں بعد تصدیق چال چلن سکرٹری مقامی دفتر ناظر امور عامہ میں بھیجدیں۔ والسلام۔ ناظر امور عامہ قادیان

فہرست مضامین الفضل جلد ۹

اس انڈکس کی کاپیاں بڑی محنت سے تیار کر کے مطبع میں بھیجی جا چکی ہیں۔ چھپنے پر انشاء اللہ بطور ضمیمہ الفضل اسی مہینہ میں انشاء اللہ تمام خریداران الفضل کو پہنچا دیا جائیگا احباب کرام اسوقت تک جلد ۹ کو جلد کرانا ملتوی رکھیں۔

مینیجر الفضل قادیان

تصحیح

سید احمد نور کابلی مہاجر کا اشتہار جو ۷ ستمبر ۱۹۲۲ء کے الفضل صفحہ ۱۰ پر چھپا ہے اسمیں سرمہ کی قیمت فی تولہ غلط چھپ گئی ہے۔ اصل یوں ہے۔ سرمہ فی تولہ دو روپے قسم اعلیٰ اور میرا قسم اول فی تولہ [illegible] روپیہ ہے۔ (مینیجر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۲۲ء

غیر مبایعین اور "ہجرت"

جو لوگ دُنیاوی فوائد کی خاطر اپنے مذہبی اعتقادات قربان کر چکے ہوں۔ جو دوسروں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس برگزیدہ انسان کے فیصلوں کو رد کر چکے ہوں جسے وہ حکم و عدل کہیں۔ اور جو غیروں کے ساتھ ملنے کے لئے اپنوں سے جدا ہو چکے ہوں۔ ان سے یہ توقع رکھنا کہ وہ اپنے کسی قول، کسی رائے اور کسی عقیدہ پر اسوقت بھی قائم رہ سکتے ہیں۔ جبکہ انہیں اپنے مفاد اور ہر دلعزیزی میں نقص واقع ہونے کا خطرہ ہو۔ بالکل بےجا ہے کیونکہ ایسے لوگ جو صحیح طور پر ابن الوقت کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں۔ کبھی ایک بات پر قائم نہیں رہتے۔ اور جب ہوا کا رخ اپنے خلاف دیکھتے ہیں۔ فوراً اپنا پہلو بدلکر ادھر ہی کا رخ کر لیتے ہیں ٭

غیر مبایع اصحاب اپنی بدقسمتی سے انہی حالات کے ماتحت جماعت سے تو علیحدہ ہو ہی چکے تھے۔ لیکن اب بھی انہیں کسی پہلو چین نہیں۔ گرد و پیش کے حالات دیکھ کر ایک وقت جو کچھ کہتے ہیں۔ دوسرے وقت لوگوں کے خیالات کو بدلا ہوا پاکر اسی کے بالکل اُلٹ کہنے لگ جاتے ہیں۔ اتنا بھی خیال نہیں کرتے۔ کہ لوگوں پر اس دورنگی چال کا کیا اثر پڑیگا۔ اور وہ انہیں کیا لقب دینگے ٭

پیغام (۲۳ اگست ۱۹۲۲ء) میں "ہجرت" کے عنوان سے ایک لیڈنگ آرٹیکل چھپا ہے۔ جو ان کے ابن الوقت ہونے کی تازہ شہادت ہے۔ دو تین سال قبل جب مسلمانان ہند میں اپنا وطن ترک کر کے افغانستان جانے کی تحریک شروع ہوئی۔ اور اس کا نام "ہجرت" رکھا گیا تو عوام نے کچھ تو اپنی ناواقفیت کی وجہ سے کچھ لیڈروں کی طرف سے مذہبی جذبات بھڑکانے کی وجہ سے۔ اور کچھ افغانستان میں آرام و آسایش کی زندگی بسر کرنے کی اُمید پر بڑے جوش و خروش سے آمادگی ظاہر کی۔ قافلے کے قافلے اپنی تھوڑی بہت جائداد بھی تباہ و برباد کر کے روانہ ہونے لگے۔ اور ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک شور برپا ہو گیا۔ اس حالت میں غیر مبایعین نہ صرف خاموش رہے۔ بلکہ اپنی فقاہت اور دینی واقفیت جتانے کے لئے وہ کچھ کہا۔ جو "ہجرت" کے کسی بڑے سے بڑے حامی کے منہ سے بھی نہ نکلا تھا۔ چنانچہ پیغام بلڈنگس ہی میں مولوی صدرالدین صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"میں تو یہ کہتا ہوں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی کو اس سُنت (ہجرت) پر عمل کرنے کا پہلا موقع ہے۔ تو وہ مسلمانانِ ہند ہیں"

(پیغام ۵ جولائی ۱۹۲۰ء)

جہانتک ہمیں علم ہے "تحریک ہجرت" کو اس قدر اہمیت مسلمانوں کے کسی بھی لیڈر نے نہیں دی۔ حتیٰ کہ ہجرت کے قافلہ سالاروں کو بھی یہ بات نہ سوجھی تھی۔

پھر مولوی صاحب موصوف نے "ہجرت" کے فوائد بیان کرنے پر سارا زور فصاحت صرف کرتے ہوئے کہا۔

"بعض لوگ ہجرت کا فائدہ پوچھتے ہیں۔ دم نقد اس کا فائدہ یہ کیا کم ہے۔ کہ جب ہزارہا مہاجرین کی روانگی کی خبریں غیر ممالک کے اخبارات میں چھپینگی۔ تو تمام دنیا ان پر کس قسم کی آفرین کہیگی"

پھر:-

"اس ہجرت کا اور کوئی نہیں۔ تو یہ کیا کم اثر ہے کہ دنیا جان لے کہ جان بازوں کو ان کی جانبازیوں کا یہ صلہ ملتا ہے"

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ غیر مبایعین کا ایک لیڈر اس "ہجرت" کی تحریک کو کتنی وقعت اور قدر کی نظر سے دیکھتا اور اسکی تائید میں کیسے زبردست خیالات رکھتا تھا۔ جنھیں اس نے غیر مبایعین کے مرکز میں سب کے سامنے بیان کیا۔ اور کسی نے ان سے اختلاف نہ کیا۔ بلکہ پیغام نے انہیں شایع کیا پھر خود پیغام نے ہجرت کے متعلق جو کچھ لکھا۔ اس نے رہی سہی کسر نکال دی۔ پیغام نے یہاں تک دیدہ دلیری سے کام لیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام "داغ ہجرت"۔ اس ترک وطن کی تحریک پر چسپاں کر دیا۔ اور اس کے متعلق حضرت مسیح موعود کے اپنے خیال کو رد کر دیا۔ چنانچہ لکھا:-

"خود حضرت مسیح موعود اور آپ کے رفقاء کو اس الہام کے نزول کے وقت یہ خیال ہو گیا تھا کہ شاید بعض اتفاق ایسے پیش آجائیں۔ کہ حضرت اقدس اور آپ کے متبعین کو وطن مالوف کو ترک کر کے کسی دوسری جگہ ہجرت کرنی پڑے۔ لیکن نہ الہام الٰہی کا یہ مقصد تھا۔ اور نہ ایسا ہوا۔ نہ حضرت اقدس اور آپ کے خدام نے ہجرت کی۔ اور نہ اس کی ضرورت پڑی۔ لیکن موجودہ واقعات نے ثابت کر دیا کہ داغ ہجرت کے الفاظ کے اندر ان حرمان نصیب مسلمانوں کی الم ناک یاس انگیز و درد افزا داستان مرکوز ہے۔ جنھیں حال ہی میں واقعات پیش آمدہ کی بنا پر اپنے وطن مالوف اپنے عزیز و اقارب اپنی جائداد و املاک کو خیرباد کہکے ایک غیر ملک کی طرف رُخ کرنا پڑا"

(پیغام ۸ اگست ۱۹۲۲ء)

پیغام کے مذکورہ بالا اقتباسات سے صاف ظاہر ہے کہ ترک وطن کی تحریک کو جاری کرنے والوں میں غیر مبایعین کسی سے پیچھے نہ تھے۔ بلکہ سب سے آگے تھے۔ اس پر عمل کرنے کے لئے انھوں نے زور دیا۔ اور سب سے زیادہ زور دیا لیکن اب جبکہ اس کے بد نتائج نے عوام کو تلخ کام کر رکھا ہے۔ اور وہ "ہجرت" کا لفظ ہی سُنکر کانپنے لگتے ہیں۔ اسی پیغام صلح نے مرکزی خلافت کمیٹی کے صدر کے ان الفاظ پر کہ:- "ہمیں ایسی حکومت دو۔ جسے ہم اپنی کہہ سکیں۔ ورنہ ہمیں جانے دو" جو در افشانی کی ہے۔ وہ قابل ملاحظہ ہے۔ "ہجرت" کو "تلخ ترین تجربہ" قرار دیکر لکھا ہے:-

"جو نتائج اس سے پیدا ہوئے۔ مسلمانوں کی ہزارہا روپیہ کی املاک کی تباہی۔ ان کی خانمان بربادی اور باحسرت و یاس واپسی کے جو مناظر دیکھنے میں آئے وہ ابھی بھولے نہیں.... ان نتائج کے ذمہ وار وہ لوگ ہیں۔ جنھوں نے بلا سوچے سمجھے یا خاص اغراض کے ماتحت اس آواز کو اٹھایا۔ انھوں نے نہ کسی نظام کی پروا کی۔ اور نہ مسلمانوں کے خاص حالات پر

غور کیا۔ اور اندھا دھند انہیں تباہی کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا۔ فتووں پر فتوے دئے گئے۔ اور اتنا نہ سوچا گیا کہ آخر جس جگہ یہ جائینگے ان کے رہنے۔ ان کے معاش اور ضروریات زندگی کا بھی کوئی سامان ہوگا؟ اور سب سے بڑھ کر انہوں نے کوئی غور اس بات پر نہ کی۔ کہ اس ہجرت کا نتیجہ آخر سوائے اس کے کیا ہوگا کہ ہندوستان سے مسلمانوں کی رہی سہی تعداد بھی نابود ہو جائے "۔

ان سطور میں "ہجرت" کے محرکین کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ کیا اس کے اولین مصداق خود پیغام اور غیر مبایعین کے ذمہ وار لیڈر مولوی صدر الدین صاحب احمدی نہیں۔ پیغام اپنے ہی الفاظ کو پڑھکر جو پہلے درج کئے گئے ہیں۔ اس کا فیصلہ نہایت آسانی کے ساتھ کر سکتا ہے ؛

پھر لکھا ہے :۔

"گذشتہ تین چار سال کے واقعات پر ایک حقیقت بین آنکھ کے ساتھ نظر ڈالو۔ عجیب عجیب رنگ اور نمونے نظر آئینگے۔ اور ان میں ہجرت کا واقعہ تمام تاریخ اسلام میں ایک نہایت ہی افسوسناک واقعہ دکھائی دے گا۔ جسمیں ناعاقبت اندیشی اور بعض رہنمایان قوم کی مسلمانوں کے ساتھ بے رحمی صاف ظاہر ہے "۔

کیا ہی پُر لطف ماجرا ہے۔ مولوی صدر الدین صاحب کے نزدیک تیرہ سو سال کے عرصہ میں جو سعادت صرف مسلمانان ہند کے حصہ میں آئی تھی۔ اور خود پیغام نے جس کا اعلان کیا تھا۔ اسی کو اب پیغام صلح تمام تاریخ اسلام میں ایک نہایت ہی افسوسناک واقعہ" قرار دیتا ہے۔ اور اس کے محرکوں کو بے رحم ٹھہراتا ہے بلکہ ان کے متعلق یہاں تک کہتا ہے کہ " اس سے بڑھکر اور کیا خواہش ایک دشمن اسلام کی ہو سکتی ہے " گویا انہیں دشمن اسلام قرار دیتا ہے ؛

کیا اس سے غیر مبایعین کی پہلی اور موجودہ حالت میں زمین و آسمان کا فرق نظر نہیں آرہا۔ اس کی وجہ کیا ہے کیوں اسی بات کی اب مذمت کی جارہی ہے۔ جس کی توصیف میں پہلے مبالغہ سے کام لیا جاتا تھا۔ کیوں ان لوگوں کو بے رحم۔ خاص اغراض رکھنے والے اور دشمن اسلام ٹھہرایا جاتا ہے۔ جنمیں سے اول نمبر پر مولوی صدر الدین صاحب تھے۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں کہ پہلی حالت اُسوقت تھی جب عوام میں ترک وطن کی تحریک کو قبولیت حاصل تھی اور وہ اس کے خلاف کوئی بات سننے کے لئے تیار نہ تھے۔ لیکن موجودہ حالت اسوقت کی ہے۔ جبکہ عوام کو چھوڑ کر خاص بھی "ہجرت" کا مزا چکھنے کے بعد ٹھنڈے ہو چکے ہیں۔ اور ہجرت کا لفظ ان کے لئے موت کے فرشتہ سے کم خوفناک نہیں۔ پس چونکہ اب ہوا کا رُخ بدل گیا ہے۔ اسلئے پیغامی بھی بدل گئے ہیں۔ اور بغیر ایک ذرہ شرم محسوس کئے بدل گئے ؛

کیا غیر مبایعین میں کوئی ایسا باغیرت اور باحمیت نہیں۔ جو اپنے لیڈروں کی اس قسم کی قلابازیوں پر غور کرے۔ اور اسے اس بات کا احساس ہو کہ اس طرز پر غیر ان کی نسبت کس نتیجہ پر پہنچتے ہیں ؛

بات یہ ہے۔ کہ جو لوگ دین کو دنیا کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کی کوئی بات بھی ٹھکانے کی نہیں ہوتی۔ وہ وقت کے بندے ہوتے ہیں۔ جیسا موقع دیکھتے ہیں۔ ویسے بنجاتے ہیں یہی حال غیر مبایعین کا ہے ؛

"ہمدم" کی صفائی

مولوی ثناء اللہ نے ہندوستانی قانون ساز مجالس کے ایک فرضی مباحثہ کو حقیقی سمجھ کر اپنی سخن فہمی کا جو ثبوت دیا تھا۔ اسے ہم ایک گذشتہ پرچہ میں پیش کر چکے ہیں۔ اس پر انہیں تو سوائے ندامت آمیز معذرت کرنے کے چارہ نہ رہا۔ اور کوئی معقول عذر نہ گھڑ سکا۔ لیکن معاصر "ہمدم" (۲۵ اگست) نے جہاں اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ " بعض لوگوں کو اس فرضی مباحثہ میں حقیقت کا رنگ نظر آیا۔ اور ایک مذہبی اخبار کے محترم مدیر نے احکام شرعیہ کی پابندی مسلمانوں کے نقش دل کرنے کے لئے اس کو ایک مناسب موقعہ سمجھا " وہاں اپنے خاص انداز بیان اور حالت محویت میں اس " محترم مدیر" کی بایں الفاظ صفائی اور بریت بھی کرنی چاہی ہے کہ " ہمارے خیال میں کسی فرضی واقعہ سے بھی احکام شرع کی پابندی کے لئے استدلال کرنا کچھ برا نہیں ہے "۔ مگر ایسے استدلال کو برا کس نے کہا ہے۔ کہ ہمدم کو اس کے جواز کا فتویٰ صادر کرنا پڑا۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ فرضی مباحثہ کو حقیقی قرار دینا علم و عقل کی علامت ہے یا جہالت و نادانی کی۔ اس کے حل میں "ہمدم" کو اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہیئے۔ مگر اس پاسداری سے الگ ہو کر جو اس کی پہلی چند سطور سے ظاہر ہے۔ اور اس تعصب کو چھوڑ کر جس کا شکار وہ پہلے رائے زنی کرتے وقت ہوا ہے ؛

ایک عیسائی خاتون کا جوش تبلیغ

اخبار "لائٹ آف کرائسٹ" میں ایک عیسائی عورت کا خط شایع ہوا ہے۔ جسمیں وہ لکھتی ہے :۔

" دنیا ناپائدار ہے۔ انسان آتا ہے چلا جاتا ہے۔ ترغیبیں بیشمار ہیں۔ وقت تھوڑا ہے۔ طاقت محدود ہے۔ اور لحظہ لحظہ میں کم ہو رہی ہے۔ مبارک وہی ہے جو خدا کی محبت میں سرشار ہو جائے۔ اور اپنے آپ کو اس کی مرضی کے آگے ڈالدے۔ میں نے یہی راستہ پسند کیا ہے۔ اور فیصلہ کیا ہے کہ دُنیا کے تاریک ترین حصہ افریقہ کے وحشیوں میں جا کر کام کرونگی۔ لوگ مجھے ڈراتے ہیں لیکن میرا خیال ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ عیسائیت کا پیغام میری تمام تکلیفیں دور کر دیگا "

یہ اس مذہب کی عورت کے ارادے ہیں جس کی صداقت اور مقبولیت کو ثابت کرنے سے عیسائیت کے بڑے بڑے عالم قاصر ہیں اور جو اسلام کے مقابلہ میں ایک منٹ بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ لیکن کیا اسلام کی اشاعت کے لئے ہماری جماعت کی عورتوں میں بھی ایسا ہی جوش اور تڑپ ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ اشاعت اسلام کے لئے اپنے گھروں کو چھوڑیں بلکہ گھروں میں بیٹھے ہوئے اس مقدس کام میں جس قدر مدد کر سکتی ہیں۔ اس کا ہم ضرور مطالبہ کرتے ہیں۔ اور اسوقت صرف یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ احمدی مستورات کے ذمہ چندہ خاص میں سے جتنی رقم لگائی گئی تھی۔ اس کے مہیا کرنے میں ... انہوں نے کس قدر ایثار اور قربانی کا ثبوت دیا ؛

خطبۂ نکاح

نکاح کی غرض

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

(۲۱ جولائی ۱۹۲۲ء)

خطبہ مسنونہ پڑھنے کے بعد فرمایا۔

میں نے پچھلے چند ماہ سے نکاح کے خطبے پڑھنے ترک کر دئیے ہیں۔ جس کی وجہ ایک فتنہ تھا۔ جو ایک نکاح کے متعلق تھا۔ ایک ایسا سوال پیدا ہو گیا تھا جس سے مجھکو عدالت میں جانا پڑتا تھا۔ اس سے مجھے خیال پیدا ہوا کہ ایسے فتنے آئندہ بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ جبکہ فریقین میں سے ایک منکر ہو جائے۔ اگر اس قسم کے مواقع پیدا ہوں تو میرے اصل کام میں روکاوٹ حائل ہو جائیگی۔ وہ فتنہ تو ٹل گیا۔ مگر اس نے مجھے اس طرف توجہ دلائی۔ کہ جب تک اس قسم کے فتنوں کے پیدا ہونے کی حفاظت نہ ہو جائے۔ میں عام طور پر نکاح نہ پڑھوں۔ سوائے اس صورت کے کہ فتنہ کا احتمال نہ ہو۔ مثلاً ایسے لوگ ہوں کہ ان سے فتنہ کا خطرہ نہ ہو۔ اگر ان میں اختلاف ہو تو وہ آپس میں فیصلہ کرنے کو پسند کریں۔ بہ نسبت عدالت میں جانے کے۔

یہ تمہید میں نے اس لئے بیان کی ہے کہ یہاں کے لوگوں کو اس کی وجہ معلوم ہو جائے۔ کہ میں نے کیوں خطبات پڑھنے ترک کر دئے تھے۔

آج میں جس نکاح کے اعلان کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ وہ شیخ غلام احمد صاحب کی لڑکی کا نکاح ہے۔ ڈاکٹر شمس الدین صاحب جن سے اس لڑکی کا نکاح قرار پایا ہے۔ نئے آدمی ہیں۔ وہ آئندہ سلسلہ میں کس قدر ترقی کرینگے۔ اس کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ مگر شیخ صاحب پرانے اور نومسلم ہیں۔ پہلے انہوں نے نام کا اسلام قبول کیا۔ پھر سلسلہ میں داخل ہوئے اور اس وقت سلسلہ میں داخل ہوئے۔ جبکہ مخالفت کا زور تھا۔ پس ان کی قدامت وغیرہ کی وجہ سے میں نے پسند کیا۔ کہ یہ نکاح میں خود پڑھا دوں۔

نکاح پڑھنے کی غرض

نکاح کے متعلق سب سے پہلا سوال یہ ہے۔ کہ اس کے لئے خطبہ کی غرض کیا ہے۔ اگر عورت و مرد کی صحبت اس سے غرض ہے تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ کیونکہ جانوروں کیڑوں مکوڑوں میں بھی جب شہوت کا جوش ہوتا ہے تو نر مادہ سے اور مادہ نر سے ملتی ہے۔ پس اگر شہوت ہی مدنظر ہو تو نکاح کی کیا ضرورت ہے۔ وہ تو بغیر نکاح کے جانور بھی پوری کر لیتے ہیں۔ پھر اگر اس سے اعلان مدنظر ہو تو خطبہ کی کیا ضرورت۔ لیکن ایک عورت ایک مرد یا چند عورتیں اور ایک مرد جوڑے جاتے ہیں۔ اس کی ایک اور غرض ہے۔ چنانچہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یاایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد واتقوا اللہ۔ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس آیت میں نکاح کا ذکر نہیں۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ نکاح میں اس آیت کو پڑھا کرتے تھے۔ جس سے ثابت ہوا کہ اس میں نکاح کی حکمتیں بیان کی گئی ہیں یہ آیت بتاتی ہے کہ تقویٰ اللہ اختیار کرو۔ اور یہ سوچو کہ کل کیلئے کیا چھوڑتے ہو۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ کل کے لئے کیا چیز ضروری ہے۔ انسان کے اندر ایک خاص بات رکھی گئی ہے۔ کہ مدنی الطبع ہے۔ دوسرے جانور ایسے نہیں۔ جانوروں کے تعلقات دائمی نہیں ہوتے۔ مگر انسان دائمی تعلقات کی خواہش رکھتا ہے۔ جانوروں کی حالت طبعی ہے۔ کہ ان کو کسی خاص جانور سے تعلق نہیں ہوتا۔ سوائے درمیانی حالت کے جانوروں کے۔ کہ وہ ایک جوڑا بناتے ہیں۔ اور یہ ایک فیصدی سے زیادہ نہیں ہوں گے۔ مگر ان کی بھی یہ حالت ہے کہ ان کی اولاد میں یہ بات نہیں ہوتی۔ ایک اور بات یہ ہوتی ہے۔ کہ اگر ایک مادہ مر جائے تو نر اپنے مادہ بچے سے تعلق کر لیتا ہے۔ یا نر مر جائے تو نر بچہ اپنی ماں سے مل جاتا ہے۔ مگر انسان کی یہ حالت نہیں۔ یہ حالت کا فرق بتاتا ہے کہ انسان کو تمدن کی ضرورت ہے۔ دوسرے جانوروں کو نہیں۔ اور یہ تمدن کی ضرورت ہی جانوروں کی سی حالت سے انسان کو باز رکھتی ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو نسلوں کی حفاظت نہ ہو سکے۔

خیالات کے باقی رہنے کی خواہش

انسان چاہتا ہے۔ کہ اس کی نسل اور اس کے خیالات کی حفاظت ہو۔ اپنی نسل کے جاری رکھنے کے لئے دیکھ لو۔ جن لوگوں کو حکومت مل جاتی ہے۔ وہ اپنے راستہ سے ہر ایک رکاوٹ کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ خواہش کہ خیالات محفوظ رہیں۔ اکھڑ سے اکھڑ لوگوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ لوگ جن سے اگر مذہبی بات چیت ہو تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کیونکہ یہ باتیں مشکل ہیں۔ ہمیں کیا معلوم آپ کیا کہتے ہیں۔ ان کی بھی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ بھی اپنی زندگی میں دو تین یا چار پانچ یا زیادہ لوگوں کو اپنا ہم خیال بنا لیتے ہیں۔ ایک زمیندار جس کو دین سے کچھ بھی واقفیت نہیں ہوتی۔ وہ بھی اپنے بچوں کو اپنا ہم مذہب بنا دیتا ہے۔ ایک چوڑھا جس کو کچھ بھی عقل نہیں ہوتی اس کے بچے بھی وہی مذہب اور وہی خیالات سیکھ لیتے ہیں۔ جو اس کے ماں باپ کے ہوتے ہیں۔ اور پھر وہ ایسے پختہ ہوتے ہیں۔ کہ انبیاء تک آتے اور ان کو سمجھاتے ہیں۔ مگر وہ ان کی بات نہیں مانتے۔

باقیات الصالحات

غرض یہ ایسی پختہ خواہش اور مستقل آرزو ہے۔ کہ جہلا تک میں بھی پائی جاتی ہے۔ مگر کوئی انسان ایسا نہیں جو ہمیشہ رہے۔ یا اس کے خیالات ہمیشہ رہیں۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ولتنظر نفس ما قدمت لغد نکاح کی غرض یہ ہے کہ انسان دوام چاہتا ہے اور اسی کے لئے ہر قوم میں نکاح کی رسم ہے۔ مگر اس سے صرف اسی قدر ثابت ہوا کہ نکاح کی ضرورت ثابت ہے۔ مگر ہم نے یہ دیکھنا ہے۔ کہ اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد صرف دوام ہی کوئی اچھی چیز نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ کوئی چیز اور بھی ہوتی ہے۔ جس کے ساتھ انسان دوام کا

خواہشمند ہوتا ہے - اور وہ یہ کہ انسان چاہتا ہے کہ اسکو دوام ملے اور ...... بھی ثناء اور تعریف کے ساتھ۔ یہ کوئی انسان نہیں چاہتا - کہ اسکو یا اس کی اولاد کو لوگ مکار فریبی کے نام سے یاد کریں - بلکہ اس کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ ان کو لوگ اچھا سمجھیں - اور اچھا ظاہر کریں تو مومن کا اس کے لئے یہ کام بتایا - کہ وہ دیکھے کل کیلئے کیا چھوڑ رہا ہے - آیا یہ کہ لوگوں کو جب اس کی یاد آئے یا اس کی اولاد کو دیکھیں تو اس کو بدی سے یاد کریں اور کہیں کہ جیسے یہ بچے ملعون ہیں - ویسا ہی ان کا باپ بھی ہوگا - یا یہ کہ ان کو دیکھکر ان کے اعمال کو دیکھکر لوگ کہیں کہ یہ اچھے ہیں اگر وہ بد ہوں گے تو تم نے کل کے لئے اچھی چیز نہیں چھوڑی - کل کے لئے چھوڑنے کے قابل اچھی ہی چیز ہو سکتی ہے -

اچھی اولاد اور اچھی اولاد پیدا کرنے کا طریق یہ ہے کہ میاں بیوی کے تعلقات اچھے ہوں - اگر ان کے تعلقات اچھے نہیں تو اولاد پر اچھا اثر نہیں پڑ سکتا - اگر میاں بیوی میں تقوی اللہ ہو - تو ان کی جو اولاد پیدا ہوگی وہ بھی متقی ہوگی - اور یہی نکاح سے مقصود ہے - کہ اس کا ذکر جاری رہے - اور اسکو دوام ملے - اور اس کی اولاد جو اس کے ذکر اور اس کے دوام کو قائم رکھنے والی ہے - متقی ہو - اور اس کے خیالات کی وارث ہو -

جناب چیف منسٹر صاحب ریاست جیند کا شکریہ

ریاست جیند میں جماعت احمدیہ سنگرور کو کچھ تکلیف تھی جسپر جناب چیف منسٹر صاحب بہادر ریاست جیند کی خدمت میں گزارش کی گئی - جواب میں جناب موصوف نے کمال مہربانی سے تحریر فرمایا

"جناب من! بجواب آپکی چٹھی $\frac{255}{312}$ مورخہ ۳۱ رجولائی ۲۲ء تحریر ہے کہ احمدی جماعت علاقہ ریاست ہذا کی ہر ایک قسم کی حفاظت کیجاتی ہے اور کیجائیگی۔ میں تجویز کرتا ہوں کہ اگر آپ کی جماعت میں کا کوئی فرد واقعی تکلیف میں ہو - یا اس کو کوئی شکایت ہو - تو وہ ناظم صاحب بہادر سنگرور کی خدمت میں پیش کرے - اور دلدہی نہ ہونے کی صورت میں وہ میرے روبرو حاضر ہو کر معاملہ کو پیش کر دیا کرے"

جماعت احمدیہ صاحب چیف منسٹر بہادر جیند کے اس منصفانہ حکم کی بہت شکر گذار ہے -

ناظر امور عامہ قادیان

مقدمۂ مالابار

خاوند کی موجودگی میں دوسرا نکاح

مقدمہ مالابار کے متعلق ۳ر اگست ۲۲ء کو فیصلہ ہائی کورٹ مدراس نے صادر کر دیا ہے - جس میں عدالت ماتحت کی تجویز کو مسترد کر کے یہ فیصلہ کیا ہے - کہ احمدی جماعت مسلمانوں میں اصلاح یافتہ فرقہ ہے اور اسلام سے مرتد نہیں ہے - اس کے فیصلہ کی نقل آنے پر مفصل حالات ہدیۂ ناظرین کر سکونگا - سردست کچھ حالات پیش کئے جاتے ہیں - جن سے کافی روشنی مقدمہ کے حالات پر پڑیگی -

۲ر جولائی ۱۹۱۹ء کو مسمی عبد اللہ ولد محی الدین احمدی کی بیوی کا نکاح ثانی بمشورہ غیر احمدی علماء مالابار بمقام کوڈالی کنجروٹ ایک غیر احمدی مسمی فقیر ولد فخر کے ساتھ بغیر حصول طلاق کر دیا گیا - اسیر عبد اللہ احمدی نے ۲۷ر جولائی ۲۰ء کو کنانور کے مجسٹریٹ درجہ دوم کے اجلاس میں مقدمہ بخلاف اپنی بیوی اور فقیر و دیگر ملزمان دائر کیا - جو اسمیں ممد و معاون تھے - عدالت نے مقدمہ سشن سپرد کر دیا - چنانچہ مسٹر ڈے - پی راؤ انڈین سول سرونٹ سشن جج ٹلیچرے کے اجلاس میں مقدمہ کی کارروائی شروع ہوئی - منجانب ملزمان گواہان حسب ذیل تھے - ۱ مولوی کنجی - ۲ قاضی القضات مدراس - مخدوم بابا ۳ معلم اعظم دینی تعلیمات علاقہ مالابار - مولوی کنیت ۴ عمر الشاذلی - ۵ ایم حسینا ساکن کنانور وغیرہ تھے - منجملہ ۵ ملزمان کے ایک پر جرم دفعہ ۴۹۴ تعزیرات ہند کا اور بقیہ چار پر جرم اعانت جرم مذکورہ بالا اور جرم دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند تھا مقدمہ ہذا میں دو اسیر برہمن تھے -

۲۱ر اکتوبر ۲۰ء کو جج نے شہادت مقدمہ ختم کر کے اسیران کی رائے لی - ایک اسیر نے کہا - طلاق کا قصہ صحیح نہیں ہے - بہر حال میری رائے یہ ہے کہ قادیانیوں کو جیسا کہ مستغیث بھی ہے - خواہ صحیح طور پر خواہ غلط طور پر جسکا مجھے علم نہیں ہے - لوگ مرتد سمجھتے ہیں - اس لئے ملزمان نے کوئی جرم نہیں کیا -

دوسرا اسیر - ملزمان نے جرم نہیں کیا - کیونکہ مستغیث نے اپنا مذہب بدل دیا - اور نیا مذہب اختیار کیا - اور اس سے نکاح کا تعلق ٹوٹ گیا - طلاق کا قصہ میں باور نہیں کرتا - جج نے بھی یہی فیصلہ کیا - کہ چونکہ مستغیث دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا ہے - اس لئے تعلق ازدواج خود بخود ٹوٹ گیا - اس لئے ملزمان کو بری کرتا ہوں -

سشن جج ٹلیچرے کے اس فیصلہ کے بعد جماعت کی طرف سے اطلاع پانے پر ۱۶ر فروری ۲۱ء کو میں نے بذریعہ ایک عرضداشت گورنمنٹ مدراس سے استدعا کی کہ اپیل منجانب گورنمنٹ کیا جاوے - کیونکہ اس غلط فیصلہ سے تمام افراد جماعت پر اثر پڑتا ہے - گورنمنٹ مدراس نے بذریعہ اپنی تحریر گورنمنٹ آرڈر ۱۱۰۸ مورخہ ۴ر اپریل ۲۱ء مجھے اطلاع دی - کہ گورنمنٹ اپیل کرنا مناسب نہیں سمجھتی - گورنمنٹ کی رائے ہے - کہ بذریعہ عدالت دیوانی حقوق شوہریت حاصل کئے جائیں چنانچہ نگرانی بنارافنگی فیصلہ عدالت سشن جج ٹلیچرے ہائی کورٹ مدراس میں دائر کی گئی - اور اس کی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب احمدی بیرسٹرایٹ لا کو اطلاع دیگئی انہوں نے فوراً اپنے ایک دوست مسٹر پارسا سیرینیے آئنگر وکیل ہائی کورٹ کے ذریعہ سے درخواست نگرانی پیش کرادی اور پھر خود مدراس ہائی کورٹ میں پیروی مقدمہ کی اجازت لیکر نہایت شدید گرمی کے موسم میں ۳ر اگست ۲۲ء کو مدراس روانہ ہوگئے اور وہاں جا کر نہایت قابلیت سے ہائی کورٹ مدراس کے قابل ججوں کے سامنے معاملہ کی وضاحت کی - اللہ تعالے کے فضل سے آپ کو قانون شرع محمدی میں ید طولے حاصل ہے - اور آپ نے محنت شاقہ کے ساتھ ہائی کورٹ پٹنہ اور امرتسر اور گوجرانوالہ میں جماعت کے مقدمات میں پیروی کر کے کامیابی حاصل کی تھی - پھر بھی بہت محنت سے آپ نے اس مقدمہ میں تیاری کر کے بحث کی

اور الحمدللہ جماعت احمدیہ کے لئے وہ حق حاصل کیا۔ جو عدالت سے اسے ملنا چاہیئے تھا۔ چنانچہ ۳۰ اگست کا فیصلہ آپ کی قابلیت کا مزید ثبوت ہے۔ مدراس ہائی کورٹ مثل کلکتہ ہائی کورٹ کے نہایت ممتاز اور اعلیٰ درجہ کا شمار ہوتا ہے۔ وہاں کامیابی بغیر قانون کی اعلیٰ واقفیت کے بہت دشوار ہے۔

اسی ضمن میں سید وزارت حسین صاحب مونگھیری کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ جنھوں نے پٹنہ ہائی کورٹ اور نیز اس مقدمہ میں تیاری قونس میں بہت مدد دی ہے۔ مسٹر ابراہیم کنجی سیکرٹری انجمن احمدیہ کنانور اور مسٹر احمد سیکرٹری کالی کٹ قابل شکریہ ہیں۔ کہ انہوں نے سلسلہ کی عزت کی خاطر کوشش اور پیروی میں دریغ نہیں کیا۔ اسی طرح پروفیسر محمد صاحب مدراس اور مسٹر قریشی سکرٹری جماعت مدراس اور حکیم ابوسعید صاحب مدراس قابل ذکر ہیں جنھوں نے اس مقدمہ میں جماعت کے فوائد و اغراض کو مدنظر رکھ کر مالی اور جسمانی خدمات سے دریغ نہیں فرمایا۔ مسٹر النگار کی سعی و محنت بھی قابل تحسین و شکریہ ہے۔ آپ نے نہایت ہمدردی سے کام لیا ہے۔ اور چودہری ظفراللہ خان صاحب کے ساتھ شریک کار رہے ہیں۔

بالآخر میں چودہری ظفراللہ خان صاحب کو انکی بے نظیر قربانیوں اور دینی خدمات پر مبارکباد دیتا ہوں اور ان کے والد بزرگوار چودہری نصراللہ خان صاحب کو بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ جو سلسلہ کی خدمات کے لئے قادیان آگئے ہیں۔ اور ناظر خاص اور پریزیڈنٹ مجلس معتمدین کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ امید ہے کہ انکا نوجوان صالح فرزند اپنے والد کا بہترین نمونہ بنکر اس سے بہت زیادہ دعائیں اور خوشنودی اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی حاصل کریگا۔ اور اللہ تعالیٰ سے اپنے اعمال صالحہ کا اجر پائیگا۔

یکم ستمبر ۱۹۲۲ء کے پاؤنیر نے اس مقدمہ کے متعلق اپنے خاص نامہ نگار کی حسب ذیل رپورٹ شائع کی ہے۔

آج ہائی کورٹ میں مسٹر جسٹس اولڈفیلڈ اور مسٹر جسٹس کرشنان نے ایک فوجداری درخواست کی نظر ثانی پر فیصلہ سنایا۔ جو سشن جج مالابار کے فیصلہ کے برخلاف احمدیہ جماعت کے ایک شخص نے پیش کی۔ بدیں وجہ کہ سشن جج نے انکی عورت کو بجرم نکاح ثانی بری کر دیا ہے۔

واقعات مقدمہ یہ بیان کئے گئے کہ درخواست دہندہ ایک مسلمان تھا۔ جس نے احمدیہ طریقہ اختیار کر لیا۔ جسپر اسکی عورت نے سرکاری وکیل اور مذہبی مفتیوں کے ساتھ مشورہ کر کے دوسرے خاوند کے ساتھ شادی کر لی اسپر اس عورت کے پہلے خاوند نے بجرم نکاح ثانی دعویٰ دائر کر دیا۔ مگر سشن جج صاحب مالابار کی عدالت سے وہ عورت بری ہو گئی۔ اس بناء پر کہ جب کوئی مسلمان احمدی ہو جائے۔ تو وہ مرتد ہو جاتا ہے۔ اسلئے وہ عورت اپنا نکاح ثانی کرنے کے لئے آزاد ہے۔

مگر ہائی کورٹ کے روبرو ثابت کیا گیا ہے کہ احمدی بھی مسلمان ہیں۔ اور انہیں مرتد قرار نہیں دیا جاسکتا جب تک کہ وہ خدائے واحد اور محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں۔

فاضل ججان نے احمدیوں کو مسلمانوں میں اصلاح شدہ فرقہ قرار دیا۔ کیونکہ وہ قرآن کریم پر ایمان لاتے ہیں۔ اور یہ بے انصافی ہوگی۔ اگر احمدیوں کو مرتد قرار دیا جائے

فاضل ججان ہائی کورٹ مدراس نے عورت کی بریت کے فیصلہ کو منسوخ قرار دیا۔ مگر حالات مقدمہ کو مدنظر رکھتے ہوئے مقدمہ فوجداری کی دوبارہ سماعت ضروری نہیں سمجھی۔

ذوالفقار علیخان - ناظر امور عامہ قادیان

اسلامی پردہ کی خوبی

یوں تو دنیا میں کوئی بھی قوم نہیں۔ جو اپنے اپنے مذہب کی سچائی کو بڑے دعوؤں سے پیش نہ کرتی ہو۔ اور ہر ایک ملت کے پیرو اپنے ہی مذہب کو سچا گردانتے ہیں۔ لیکن باایں ہمہ دنیا میں سوائے اسلام کے کسی مذہب نے فطرتی مذہب ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا۔ تمام مذاہب یہ تو کہتے ہیں۔ کہ ہم خدا تک پہنچا دیتے ہیں۔ لیکن کوئی نمونہ پیش نہیں کرتے۔ اور اسلام ایسے نمونے ہر زمانہ میں پیش کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح تمام مذاہب گناہ سے منع تو کرتے ہیں۔ لیکن وہ طریقے بتانے سے بالکل عاجز ہیں۔ جن سے گناہ کی جڑ کٹتی ہے۔ یہ شرف بھی صرف اسلام ہی کی کتاب قرآن مجید کو حاصل ہے۔ مثلاً بدکاری کے انسداد کے لئے اسلام نے جو حکم دیا ہے۔ وہ ایسا ہے کہ اسپر عمل کرنے سے یہ فعل شنیع بالکل دور ہو سکتا ہے۔ اور وہ حکم یہ ہے کہ عورتیں نامحرم مردوں سے پردہ کریں

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۚ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ (پ ۱۸ نور) مومنوں کو کہہ کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی نگہبانی کریں۔ اسی طرح مومن عورتوں سے کہہ کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی نگہبانی کریں۔

پس جب کوئی مرد کسی غیر محرم عورت کو اور کوئی عورت غیر محرم مرد کو دیکھے گی ہی نہیں۔ تو وہ زنا جیسے جرم کی کب مرتکب ہو سکتی ہے۔ لیکن افسوس دنیا نے اس اسلامی پردہ کی تعلیم کی قدر نہ کی۔ مگر فطرتی مذہب اپنی سچائی ظاہر کئے بغیر نہیں رہتا۔ وہی لوگ جو اعتراض کرتے تھے آج اسپر عمل کرنے کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ چنانچہ چند روز کا ذکر ہے کہ انبالہ چھاؤنی میں ایک پنڈت صاحب وارد ہوئے۔ اور ہندو پبلک نے انکی کتھا سننے کا کھلے بازار میں انتظام کیا۔ کتھا میں حسب معمول ہندو مستورات بھی شامل ہوتی تھیں مگر ان ایام میں ہندو صاحبان کو پتہ چلا کہ بعض بدمعاش رات کا وقت ہونے کی وجہ سے ہندو مستورات کی بےپردگی سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور بعض منچلوں نے تو پنڈت موصوف پر بھی اسی قسم کا الزام لگانے سے دریغ نہ کیا۔ اسپر کتھا وغیرہ بند کی گئی۔ اور چھاؤنی کے ہندو صاحبان نے اعلان کر دیا کہ کوئی ہندو عورت میلوں یا پبلک مجمعوں یا بازاروں وغیرہ میں بےپردہ نہ پھرے۔

جہاں ہم ہندو صاحبان کو اس نیک تجویز کے رائج کرنے پر مبارکباد دیتے ہیں وہاں یہ بھی کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اسلامی پردہ ہی ہے جس سے ہر طرح کی بدمعاشی کی جڑ کٹ جاتی ہے جس بات کو ہمارے ہندو صاحبان اب محسوس کر رہے ہیں۔ کاش کہ وہ اس کے پورے پورے پابند ہو جاویں۔ سکتے ہیں ہم اپنے آریہ بھائیوں سے کہینگے کہ یہ وہی پردہ ہے۔ جس کے خلاف کل تک ایک طوفان بےتمیزی

رسالہ "گورو نانک صاحب اور اسلام" پر سرسری نظر

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار اُن سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

یہ شعر رسالہ مندرجہ عنوان مصنفہ بھائی سیوا سنگھ کے سرورق پر درج ہے جس کا مفہوم ایک الٹی میٹم ہی نہیں۔ بلکہ معزز مصنف کے عندیہ کا صحیح ترجمان ہے۔ اور صریح فریق مخالف کی کمزوری کی تصدیق کرتا ہے۔ کہ خنجر اور تلوار کا نام سنکر ایک کمزور اور بزدل انسان فوراً کانپ اٹھیگا۔ لیکن تجربہ بتلاتا ہے۔ کہ جس کی سرشت میں ایشور نے جوانمردی اور غیرت کا عنصر ودیعت فرمایا ہے۔ اس کے جذبہ غیرت و حمیت انسانی کو ٹھیس ضرور لگیگی۔ وہ اینٹ کا جواب پتھر کی شکل میں دے گا۔ جس سے بالآخر نوبت تو تو میں میں تک پہونچتی ہے۔ اسلئے تحریر و تقریر میں ایسی تمثیلات و اصطلاحات جس سے فریقین میں منافرت بڑھے مطلق نہ ہونی چاہئیں۔

ست گورو نانک دیو جی کے منوہر واکوں میں کہیں بھی نظر نہیں آتا۔ کہ انہوں نے ہندو مسلمانوں کو دل دکھا کر اپنا قائل کیا ہو۔ چونکہ ہم اسی کے معتقد ہیں۔ اس لئے فریق مخالف کی دل آزاری سے قطعی اجتناب ہونا چاہیئے اور ست گورو کے اس پوتر واکیہ کو جو بمنزلہ ایک پیغام کے ہے۔ ہمیشہ اپنا معمول بنانا چاہیئے۔ یعنی باباجی شیخ فریدجی کو بغلگیر ہو کر فرماتے ہیں کہ:۔

"آؤ بھینے گل لو اکے سہیلیڑیاہ۔ مِلکر کے کہانیاں سمرتھ کنت کیاہ
سانچے صاحب سب گن اوگن سب آساہ۔"

یعنے ہم ہندو مسلمان حقیقی دوست ہیں۔ آؤ گلے سے لگ جاؤ۔ تاکہ ہم دونو اس قادر مطلق جو ہم سب کا خداوند ہے کے گن گایا کریں۔ کیونکہ ہم گنہگار ہیں۔ اور وہ سب گنوں سے بھر پور ہے۔ گویا

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں ۔ گفتہ آید در حدیث دیگراں

کے مصداق۔ باباجی مخاطب تو ہیں باباشیخ فریدجی کے ساتھ۔ لیکن یہ ان کا پیغام گویا ساری دنیا کے مذاہب کے لئے ایک تبلیغ ہے۔ جس صورت میں ہم ایک ہی قدرتی زنجیر کی کڑیاں ہیں یا ایک ہی محل کی اینٹیں ہیں تو جدا گانہ رہنا سراسر نقصان ہے۔ یک جہتی۔ اخلاص مساوات کے مصالحہ سے ہم کو باہم متفق و متحد رہنا چاہیئے باہمی مناقشت و منافرت بے معنی ہے۔ ہم کو اپنے اپنے شکوک و غلط فہمیاں نہایت صلح و آشتی و شیریں زبانی سے باہم تبادلہ خیالات کر کے رفع کرنے چاہئیں۔ اور خالص دودھ کی شکل میں رہنا چاہیئے۔ جس طرح بگڑا ہوا دودھ پھینک دئے جانے کے قابل ہوتا ہے۔ اسی طرح پر اگر ہم آپس میں پھٹ گئے۔ تو پھر درگاہ حق میں ہم کو رسائی ناممکن ہے۔ یقیناً ہم بھی پھینک دئے جاوینگے۔ گرو مہاراج فرماتے ہیں کہ:۔

پھٹا دودھ دوکم کیہ روغن ہتھ نہ آئے
جے سو ورہیاں رڑکئے سر سک ڈھوں جائے

یعنے پھٹا ہوا دودھ مکھن نہیں دے سکتا۔ اگر سو سال تک اس کو بلوئیں۔ تو خود خشک ہو کر اپنی ہستی مٹادیگا لیکن کبھی اس سے نہیں نکل سکیگا۔ بس یہی حالت ہماری ہو گی۔ اس لئے ہم کو اپنی اپنی جگہ پر اپنے اپنے دھرم کے حکم کا خیال رکھنا چاہیئے۔ ورنہ بلا امتیاز و تخصیص کے درگاہ حق میں ہم کو سرنگوں ہونا پڑیگا۔ ست گورو کا فرمان ہے کہ:۔

دھر ہوں کرموں باہرے درگہ ہن نہ ڈھوئے
ہندو مسلمان وچہ بھانویں کوئی ہوئے

آؤ قلب سلیم سے اپنے اپنے عقیدے کے مطابق درگاہ حق میں سربسجود ہو کر اپنا دین و دنیا سنواریں۔ اور سرخروئی حاصل کریں۔ ست گورو کا فرمان ہے کہ:۔

سیس نوائیے اُنہاں نوں جنہاں سو پرواں
ایتھے اُہن وڈیائیاں درگہے مان

میں مؤدبانہ معزز مصنف سے خواہش کرتا ہوں کہ تمہید کرتے وقت تہذیب۔ اخلاق۔ ملائمت و انکسار کو ضرور مدنظر رکھیں جیسی ہی سو رسالے کے مضمون و مستند حوالجات کا اعتراف کرتا ہوں۔ وہاں مجھے دیگر بجواہ اہل [illegible] کے سرٹیفکیٹ پر اعتراض ہے۔ اس نے رسالہ کی وقعت کو کسی قدر کم کر دیا ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ کیونکہ ہر قسم رسالے لکھ کر مدعا تجارت کو فروغ دینا نہیں ہوتا۔ بلکہ اشاعت مذہب مقصود ہوتا ہے۔ ایسے ایسے سرٹیفکیٹوں کی ضرورت اکثر اشتہاری حکیموں کو ہوتی ہے۔ قابل مصنف کو کسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہوتی

وہی خالصہ پنتھ کا عقیدت مند

"مسلم سن رائز" کے چندہ کی فہرست

مسلم سن رائز کی رقم مفتی صاحب کو امریکہ بھیجی جاتی ہے یا ان کی اجازت کے ساتھ یہاں ان کے حساب میں کسی اور کو ادا کیجاتی ہے۔ چنانچہ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۹۲۲ء تک کل رقم جو مسلم سن رائز کی دفتر بیت المال میں وصول ہوئی تھی وہ صرف [illegible] تھی اور ۱۷۔ اپریل تک ان کے حساب میں مبلغ [illegible] خرچ ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد جیسا کہ فہرست سے ظاہر ہوتا ہے [illegible] اور آئے ہیں۔ اسوقت مسلم سن رائز کا روپیہ خزانہ میں صرف [illegible] موجود ہے۔ جو آیندہ کسی رقم کے بھیجنے پر ارسال کر دیا جائیگا۔ تمام خریداروں کے مفصل پتے مفتی صاحب کو بذریعہ ناظر تالیف و اشاعت بھیجے جاتے رہے ہیں۔ اسلئے رسالہ کا وقت پر نہ پہنچنا دفتر مسلم سن رائز امریکہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ایسی ہر شکایت کی اطلاع مفتی صاحب ہی کو بھیجی جاتی ہے۔ اگر ان احباب کے علاوہ کسی اور دوست نے خریداری یا اعانت مسلم سن رائز کا روپیہ بھیجا ہو۔ تو داخل کرنے کی تاریخ و نمبر رسید سے مطلع فرمادیں۔ ناظر بیت المال قادیان

فہرست چندہ مسلم سن رائز امریکہ

- ۲۱/۴ ۱۱۔ بابو محمد عبداللہ صاحب سگنیلر کوٹ خدایار۔ ہے ر
- ۲۱/۴ ۱۹۔ اہلیہ صاحبہ عبدالواحد خان میرپور خاص ہے
- ۲۱/۴ ۲۰۔ منشی عبدالعزیز صاحب نو مغلپورہ ہے
- ۲۱/۵ ۱۶۔ سکرٹری سیالکوٹ چھاؤنی [illegible] ہے
- ۲۱/۵ ۲۳۔ سکرٹری شملہ ہے
- ۲۱/۵ ۳۰۔ مہدی شاہ صاحب [illegible] ہے
- ۲۱/۴ ۲۵۔ محمد عبدالغنی صاحب [illegible] ہے ر
- ۲۱/۴ ۳۔ غلام احمد صاحب [illegible] ہے
- ۲۱/۴ ۳۰۔ حاجی غلام احمد صاحب ہے
- ۲۱/۵ ۵۔ منشی احمد [illegible] صاحب سولی [illegible] ہے
- ۲۱/۵ ۱۸۔ یعقوب خان صاحب شملہ ہے
- ۲۱/۵ ۲۰۔ عبداللطیف صاحب [illegible] ہے
- ۲۱/۵ ۲۳۔ شیخ محمد بخش صاحب [illegible] ہے

باقی آیندہ انشاء اللہ

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حبوب مانع اسقاط حمل

(اکسیر جنین نام مصلحتاً اب چھوڑ دیا گیا)

یہ حبوب حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نورالدین صاحبؓ شاہی طبیب کی مجرب ادویات سے ایک دوائی ہے۔ اس کے استعمال سے بیشمار گھر خدا کے فضل سے آباد ہو رہے ہیں۔ ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے استعمال سے اٹھرا کی بیماری بالکل نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ اور جن کے گھر اولاد ہو کر بچپن میں ہی ضائع ہو جاتی ہو۔ یا حمل گر جاتے ہوں۔ یا مردہ بچہ پیدا ہوتا ہو۔ اس کے استعمال سے سب شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ یہ حبوب بانجھ پن جو کمزوری رحم سے ہو دور کرنے کی لاثانی دوا ہے۔ اور یہی حبوب ان مایوس انسانوں کے لئے تریاق ہے۔ جو کہ محرومی اولاد کے باعث ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا رہتے ہوں۔ اس کے استعمال سے اولاد مضبوط تندرست پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ تمام امراض جن سے بچے چھوٹی عمر میں داغ مفارقت دے جاتے ہوں۔ ان کے استعمال سے نیست و نابود ہو جاتی ہیں۔ اس کی سچائی کیلئے ہمارے پاس بیشمار شہادتیں موجود ہیں۔ اور یہ ہمارے دوائی خانہ کی ایک مشہور و معروف دوائی ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ روپیہ۔

نوٹ۔ پوری خوراک ۲ تولہ ہے۔ جو کہ ایام حمل و رضاعت کیلئے کافی ہوتی ہیں۔ یکدم ۲ تولہ منگوانے والے احباب سے محصولڈاک نہیں لیا جائیگا

المشتہر نظام جان دوائی خانہ خیر خواہ مریضان قادیان پنجاب

ضرورت

میرے ایک مکرم دوست جو احمدی ہیں۔ پلٹن میں ٹیلر ماسٹر ہیں۔ عمر تقریباً ۲۲ سال ہے۔ ماہواری آمدنی مبلغ ۴۰ روپیہ ہے۔ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔ ان کے لئے ایک احمدی شریف بیوی کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت کا پتہ

غلام نبی ٹیلر ماسٹر میول کور نمبر ۲ کیمپ لنڈی کوتل افغانستان

پوچھے جاؤ گے

اگر آپ اپنی مستورات کو ان احکام سے واقف نہیں کریں گے۔ جو قرآن کریم میں ان کے متعلق خدا تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ تو قیامت کے دن پوچھے جاؤ گے بسورۃ نور خاص طور پر عورتوں کو پڑھانی چاہئے جس کی تفسیر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے نہایت شرح اور بسط کے ساتھ فرمائی ہے۔ قیمت ایک روپیہ

پتہ:۔ دفتر ایڈیٹر الفضل قادیان پنجاب

کشمیر

مندرجہ ذیل اشیاء کے علاوہ ہر ایک چیز ایجنسی ہذا سے طلب فرماویں۔ پٹو۔ ٹوپیاں۔ دھسے دست بھلا جیت فی سینکڑہ ۱۰ اور پیکنگ شیلڈ منگوانے کیلئے ہمراہ رقم سالم یا کچھ حصہ پیشگی آنا ضروری ہے۔ فوٹو حضرت عیسیٰؑ کی قبر کا فی ۱۰

محمد اسمٰعیل احمدی احمدیہ سپلائنگ ایجنسی سرینگر زینہ کدل کشمیر

خوشخبری

مدت سے ہماری احباب کی خواہش تھی۔ کہ موجودہ مشین سے بڑی اور خوبصورت تیار کی جائے۔

اب ہم نے موجودہ مشین سے دگنی پیتل کی خوبصورت پرزے مختصر و مضبوط معہ پرزہ کہ جہاں مرضی ہو چسپاں کر کے کام لیں۔ تیار کی ہے۔ سوراخ چھلنی ۲۱۰ ہیں۔ سات آٹھ منٹ میں ایک سیر پختہ سویاں نکل سکتی ہیں۔ وزن دو سیر قیمت صرف گیارہ روپے چودہ آنہ ۱۱/۱۴ علاوہ محصولڈاک ہمراہ آرڈر ۱/ پیشگی آنا ضروری ہے۔

نوٹ۔ موجودہ مشین آہنی بغیر پرزہ سوراخ چھلنی ۹۰ قیمت ۴/۸

فضل کریم۔ عبدالکریم۔ قادیان۔ پنجاب

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جو امراض شکم کیواسطے بہت مفید ہے۔ آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک اسکو استعمال کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض انفلوانزا میں جس مریض کو استعمال کرایا شفا پایا۔ اس لئے کم از کم یہ گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سینکڑہ معہ محصولڈاک عہ

سید عبدالعزیز ہوٹل قادیان پنجاب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

جدید و بیش بہا دینی کتابیں جن دوستوں نے ابھی تک نہیں منگوائیں۔ انہیں چاہئے کہ ضرور منگوالیں۔ یہ وہ کتابیں ہیں۔ جن کی دید کے لئے احباب سالہا سال سے بیقرار و بیتاب نظر آتے تھے۔

یعنی

منن الرحمٰن جس میں عربی کو ام الالسنہ ثابت کیا گیا ہے قیمت ۱۲/

فریاد درد تبلیغ کرنے والوں کے لئے ہدایات اور عیسائیت کا رد قیمت ۸/

تجلیات الٰہیہ پیغامی فتنہ کے دفع کرنے کے لئے یہ کاری حربہ ہے۔ قیمت ۱/

ترغیب المومنین ضمیمہ فریاد درد قیمت ۳/

المشتہر

منیجر بک ڈپو تالیف اشاعت قادیان

جلدی کیجئے! جلدی کیجئے!! جلدی کیجئے

تحفہ شہزادہ ویلز اردو

بار دوم

چھپکر آگیا ہے۔ خواہشمند احباب جلد منگوالیں۔ ورنہ طبع ثالث کے انتظار کی زحمت اٹھانا پڑیگی۔ قیمت عہ کی بجائے ۴/ کردی گئی ہے۔ اور مجلد کی بجائے ۶/ کے ۹/

المعلن

منیجر بک ڈپو تالیف اشاعت قادیان

الخطبہ

دو احمدی ککے زئی لڑکیوں کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکیاں خدا کے فضل سے خواندہ باسلیقہ امور خانہ داری سے واقف اور نوجوان ہیں۔ عمر ۱۵ و ۱۶ سال۔ درخواست کنندہ میں مندرجہ ذیل اوصاف ضرور ہوں۔ قوم ککے زئی۔ تعلیم یافتہ۔ سرکاری ملازم خواہ تجارت پیشہ ہو۔ مگر باحیثیت ہو۔ نوجوان دیندار احمدی ہو درخواست میں اس امر کا تذکرہ ضروری ہے۔ کہ وہ کب احمدی ہوا۔ اور خاندانی حالات کیا ہیں۔ خاکسار رشید ولد ورشاہ سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ کوچہ چابک سواران لاہور

خوشخبری

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کے واسطے اور کھڈیوں کی گراریاں کپڑا بننے کے واسطے لوہے کے ہل کاشتکاری کے واسطے۔ لوہے کے بیلنے کماد پیڑنے کے واسطے۔ اس پتہ سے خرید و

مستری مولا بخش اینڈ سنز بٹالہ ضلع گورداسپور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

فرمودہ تفسیر

حقیقۃ العرفان کا حصہ سوم

شائع ہو گیا۔ جو مستقل خریداروں کو بھیجا جا رہا ہے۔ قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم ۱۲/ حصہ سوم ۱۲/ چھ پارہ تک کی تفسیر مرتب کی گئی ہے۔ باقی حصص بھی طیار ہیں۔ احباب جلد مستقل خریدار بن کر منگالیں۔ پہلے حصے بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔

تبلیغ حق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک لطیف اور مبسوط تبلیغی تقریر قیمت ۴/

ریویو مولوی محمد حسین بٹالوی براہین احمدیہ پر ریویو کرتے ہوئے حضرت اقدس کی پاکیزہ زندگی پر زبردست شہادت مخالفین مولویوں کے اعتراضات کے جواب غرضکہ مخالفین پر اتمام حجت کرنے کے لئے یہ نہایت کاری حربہ ہے

فہرست کتب سلسلہ مفت ملتی ہے۔

کتاب گھر قادیان

A PRESENT TO HIS ROYAL HIGHNESS THE PRINCE OF WALES

تحفہ پرنس آف ویلز انگریزی کا

دوسرا ایڈیشن نہایت آب و تاب سے چھپ کر کلکتہ سے آگیا ہے۔ ضرورتمند احباب منگوالیں۔ اب کے قیمت میں بھی خاص کمی کیگئی ہے۔ نہایت اعلیٰ کاغذ کپڑے کی سنہری جلد قیمت عہ/ قسم دوم معمولی جلد ایک روپیہ بلا جلد ۱۲/ کم استطاعت اور مغربت تقسیم کرنے والے احباب کے لئے یہ نادر موقع ہے۔

المشتہر

منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ہندوستان کی خبریں

انتظام ریلوے حکومت کے سپرد ہوگا

شملہ ۵ ستمبر۔ ریلوں کی مرکزی اصلاح کار جماعت نے چار کے مقابلہ میں سات ووٹوں سے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ریلوں کا آئندہ انتظام گورنمنٹ کے سپرد ہونا چاہئیے۔ گورنمنٹ اس سفارش پر جلد غور کریگی۔ اور یقین کیا جاتا ہے۔ کہ نومبر میں بمقام دہلی اسمبلی کا جو اجلاس منعقد ہوگا۔ اس میں حکومت اس کے متعلق اعلان کردیگی۔

ایڈیٹر امرتا بازار پتر کا کا انتقال

کلکتہ ۵ ستمبر۔ بابو موتی لال گھوس کا ۷۷ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ جو گذشتہ ۵۰ سال سے امرتا بازار پتر کا کے ایڈیٹر تھے۔ آپ نے مرتے وقت کہا کہ انہیں اس بات پر سخت تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔ کہ وہ ایسے وقت میں مر رہے ہیں۔ جبکہ وہ شاید ملک کے لئے مفید ہوتے۔

سیاسی مقدمات کی تحقیقات کا نتیجہ

شملہ ۵ ستمبر۔ ۳۴۳ سیاسی مقدمات میں جن میں تقریباً ۵۴ آدمی ماخوذ تھے۔ ہائیکورٹ کی تحقیقات کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ۲ قیدی رہا کر دئے گئے ہیں۔ اور تین کی سزا گھٹا دی گئی ہے۔

مجلس وضع قوانین کا افتتاح

شملہ ۵ ستمبر۔ وائسرائے ہند نے آج مجلس وضع قوانین ہند کے اجلاس ستمبر کا افتتاح کیا۔ اور اپنی حکومت کی گذشتہ سال کی تمام کارگذاریوں پر تبصرہ کیا۔

ہگلی میں ہندو مسلمانوں میں [illegible]

کلکتہ ۴ ستمبر۔ شمالی ہند کے ہندو مسلمانوں میں [illegible] ضلع ہگلی میں [illegible] ۲ میل فاصلہ پر فساد ہو گیا۔ وہاں گذشتہ بقر عید پر ایک بیل ذبح کرنے سے ہندو مسلمانوں کے جذبات میں [illegible] پیدا ہو گئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بیل ہندوؤں نے اپنے دیوتاؤں کے نام پر وقف کیا تھا۔ اتوار کو جبکہ محرم کا آخری جلوس محلہ تیلی پاڑہ سے گذر رہا تھا۔ اس وقت شمالی حصہ کے بہت سے ہندو دریا کے کنارے ایک مندر کے پاس مذہبی رسومات [illegible] رہے تھے۔ جلوس نے ان کے پاس سے گذرنے کی کوشش کی۔ پولیس نے ان کی ہندو مندر کی طرف جانے کی مخالفت کی۔ مگر مسلمان بڑھتے گئے۔ اور انہوں نے پولیس پر حملہ کر دیا۔ مسلمانوں نے ہندوؤں پر اینٹیں پھینکیں۔ جواب میں ہندوؤں نے بھی اینٹیں پھینکیں۔ جس سے ہندو زخمی ہو گئے۔ ہجوم نے منتشر ہو کر بازار تیلی پاڑہ کی لوٹ شروع کر دی۔ ۱۰۰ دکانیں اور ۰ مکانات لوٹے گئے۔ مسلح فوج آگئی۔ بازار میں فوجی پہرے لگائے گئے۔ کمشنر بردوان ڈویژن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ مسٹر ایکلی ڈپٹی انسپکٹر جنرل بعد میں پہنچ گئے۔ ایک ہندو دیال مارا گیا۔ اور کوئی ۲۰ ہندو مرد و عورت زخمی ہوئے۔ جن کی حالت نازک ہے۔ ایک درجن ملازمین پولیس کو خفیف زخم آئے۔ تقریباً ۵۰ مرد و عورتیں جن کو خراشیں آئیں۔ جنہوں نے زیورات چھین لئے جانے کی شکایت کی۔ آج تیلی پاڑہ میں ایک نوٹس میں شائع کیا گیا۔ کہ ہندو مسلمانوں میں کل سنگین فساد ہوا۔ چونکہ دونوں میں جذبات تلخ ہیں۔ اس لئے دو ماہ تک بلا اجازت مجمع اور جلوس بند کئے گئے۔

ملتان میں ہندو مسلمانوں میں لڑائی

ملتان ۴ ستمبر۔ [illegible] والا تعزیہ بھی [illegible] سڑک سے گذر رہا تھا جہاں ہندوؤں کی آبادی بہت غالب ہے۔ اس پر ایک ہندو کے مکان کی چھت پر سے اینٹ پھینک کر اسے نقصان پہنچایا گیا۔ اس سے مسلمان جوش میں آگئے۔ ہندو مسلمانوں میں لڑائی شروع ہو گئی۔ لیکن ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے حالت کو قابو میں کر لیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جوش ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔ ہندو مکانات کی چھتوں پر سے اینٹیں پھینکی گئی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آتش زدگی لوٹ اور [illegible] اینٹ سے آگ لگنے کے واقعات شہر میں ہوئے۔ اور یہ کہ ان سے ۱۰۰ سے زیادہ لوگ مجروح ہوئے۔

آج صبح ایک مسلمان تانگہ والے کو ہندوؤں نے [illegible] کا چوک میں پکڑ لیا۔ اور اسے وحشیانہ طریق میں زدوکوب کیا۔ اس کا تانگہ آگ لگا کر جلا ڈالا۔ اس سے مسلمان غیظ و غضب میں آگئے۔ شہر کے تمام دروازوں پر [illegible] پہرہ ہے۔ [illegible] رپورٹ ہے کہ چھوٹے چھوٹے مسلمان بچوں کو کنوؤں میں پھینک دیا گیا۔

ملتان ۶ ستمبر کے بعد دوپہر تک کی خبر ہے کہ چار آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔ [illegible] شدید ضربات والوں کی تعداد ۱۰۰ سے بھی کم ہو گئی۔ شہر پر ابھی تک پولیس اور فوج کا قبضہ ہے ہر طرح امن ہے۔ [illegible] ہندو اور مسلمانوں کے درمیان حکام کے ساتھ روزانہ مجالس منعقد ہوتی ہیں۔ کشیدگی تو ہی ہوئی ہے۔ مگر مزید فساد ہونے کا خیال نہیں۔

بمبئی کانگرس کمیٹی میں خفیہ پولیس کے اراکین

پونہ ۴ ستمبر۔ کل اخبار راشٹر یا سیوک نے بمبئی پراونشل کانگرس کمیٹی کے اراکین کی فہرست شائع کی ہے جس میں انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ مجلس کانگرس بلحاظ بمبئی میں سرکاری خفیہ پولیس کے ساتھ اراکین ہیں۔ کل اراکین مجلس کا ۴۰ فیصد [illegible] بیان کیا گیا ہے کہ بمبئی میں سول نافرمانی کمیٹی کے روبرو جو شہادت دی گئی ہے اس آدمیوں کے ذریعہ ۲۴ گھنٹے کے اندر بمبئی پولیس کے پاس پہنچ گئی۔

سیٹھ چھوٹانی کا احتجاج

بمبئی ۵ ستمبر۔ جناب سیٹھ چھوٹانی نے مسٹر لائڈ جارج وزیر اعظم برطانیہ کو یہ برقی پیغام ارسال کیا ہے۔ کہ مسلمانان ہند اس امر کو نہایت خطرہ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کہ برطانی جنگی جہاز آئرن ڈیوک "سمرنا" میں پہنچ گیا ہے۔ اور مزید افواج کے پہنچنے کی توقع ہے۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اس کارروائی سے یہ مقصود ہے کہ ترکوں کی کامرانی کے راستے میں روڑے اٹکائے جائیں۔ اس سے مسلمانوں کے آبگینہ جذبات کو ٹھیس لگے گی۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جائیگا کہ مسلمانان عالم کے ساتھ خصوصاً [illegible] دشمنی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ وزارت برطانیہ کو [illegible]

غیر ممالک کی خبریں

کمالیوں اور یونانیوں میں جنگ

یونانی افواج کی کمر ٹوٹ گئی یونان - یکم ستمبر - ترک اسپ ہنگ منظفر و منصور ہوتے جا رہے ہیں - اور ۲۷۵ میل کے کاذ پر معرکہ آرائی کر رہے ہیں - شدید نقصانات نے یونانی افواج کی کمر توڑ دی ہے - اور وہ پسپا ہوتے چلے جا رہے ہیں - یقین کیا جاتا ہے کہ یونانی افواج کا سقوط لازمی ہے -

یونانی سپہ سالار کی تبدیلی ایتھنز کا ایک پیام مظہر ہے - کہ یونان کے جنرل سٹاف میں ہمہ گیر تبدیلیاں واقع ہو چکی ہیں - ان میں ایک یہ بھی ہے - کہ جنرل ٹریکوپس کو جنرل ہمیانتس کی جگہ افواج کا سپہ سالار بنا دیا گیا ہے -

ترکوں کی پیشقدمی جاری ہے تمام محاذ پر ترکوں کی پیش قدمی جاری ہے - یونانی لڑے بغیر پسپا ہو رہے ہیں - واپسی میں قصبات اور دیہات جلا دیئے جاتے ہیں - ہزاروں عیسائی پناہ گزیں سمرنا میں بھاگ بھاگ کر آ رہے ہیں -

برطانی جنگی جہاز سمرنا میں گیا ہے لندن میں اعلان کیا گیا ہے - کہ آئرن ڈیوک نامی جہاز محض اس لئے سمرنا بھیجا گیا ہے - کہ بصورت ضرورت برطانی مفاد اور برطانی لوگوں کی حفاظت کرے - یہ جہاز غالباً اندرون ملک سے پناہ گزینوں کے تخلیہ میں مدد دیگا -

اتحادی جنگی جہازوں کا اجتماع سمرنا میں قسطنطنیہ سے رائٹر کا تار مظہر ہے کہ فرانسیسی اطالی اور امریکن جنگی جہازوں (کروزر) کو قونصلوں کی درخواست پر سمرنا جانے کا حکم دیا گیا ہے -

یونانیوں کی خوفناک شکست لندن - ۸ ستمبر - لندن کے معتبر و مقتدر حلقوں میں عام طور پر یہ رائے ظاہر کی جاتی ہے - کہ یونانی فوج کو شکست فاش ہوئی ہے - اور اسے پوری طرح پاؤں تلے روند کر رکھ دیا گیا ہے - اور مطلق امید نہیں - کہ کوئی شے اس قیامت خیز مکمل تباہی کو روک سکے -

یونانیوں کی درخواست صلح حکومت یونان نے دول سے استدعا کی ہے - کہ ہنگامی صلح قائم کی جائے - لندن پیرس اور روما میں بھی اطلاعات بھیجدی گئی ہیں -

یونانی افواج کا بھرکس نکل گیا سمرنا - محاذ جنگ کی اطلاعات مظہر ہیں کہ یونانی فوجیں منہ کی کھا رہی ہیں - ان کے پاؤں اکھڑ گئے ہیں - اور ان میں لڑائی کو جاری رکھنے کی سکت باقی نہیں رہی -

سمرنا کے ترکی حاکموں کی گرفتاری لندن - ۸ ستمبر - رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ سمرنا کے سابق ترکی حاکم اعلیٰ اور چند مشہور ترک افسران کو جو وہاں پر موجود تھے - گرفتار کر کے ایتھنز لے گئے ہیں - ان پر الزام تھا - کہ وہ عام شورش پیدا کرنے اور قتل عام کرنے کی سازش کر رہے تھے - بیان کیا جاتا ہے - کہ کمالی افواج سے ان کا تعلق تھا - اور ان کے پاس اسلحہ اور بم بھیجے گئے تھے -

قسطنطنیہ میں اظہار مسرت قسطنطنیہ - ۷ ستمبر - یونانیوں کی ہزیمت و شکست اور ایشیائے کوچک میں ترکی کے کھوئے ہوئے علاقہ واپس ملنے کی توقع پر تمام باشندگان مسرور و محظوظ ہیں - لیکن دیگر اقوام کے باشندگان کی نسبت عناد کی کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی -

ترکوں کی خوش اخلاقی اعلان کیا گیا ہے کہ ترکی کامیابی کے بعد جدید مطالبات ہرگز نہیں کئے جائیں گے - بخلاف اس کے ترکی قلیل التعداد جماعتوں کے حقوق کی ضمانت دینے کے لئے تیار ہے - اور دیگر معقول شرائط کو بھی ماننے پر آمادہ ہے - جو آزادی اور ملکی سیادت کے مطابق ہوں -

اخبارات پیرس کی خواہش پیرس - ۷ ستمبر - مختلف اخبارات زور دے رہے ہیں - کہ ایشیائے کوچک اور تھریس دونوں علاقے ترکی کو واپس دئے جانے کی ضرورت ہے -

برطانیہ کی کوشش ہنگامی صلح کے لئے پیرس - ۷ ستمبر - برطانی حکومت نے ترکی اور یونان کے درمیان ہنگامی صلح کے امکان پر غور کرنے کے لئے فرانسیسی حکومت کو دعوت دی ہے -

تخلیہ اناطولیہ شروع ہو گیا لندن - ۴ ستمبر (انگلشمین کا خاص تار) اخبار ڈیلی میل کا نامہ نگار مقیم پیرس بیان کرتا ہے - کہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ حکومت یونان نے اناطولیہ کو فوراً خالی کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے -

---

فلسطین میں تین لاکھ عربوں کا اجتماع قسطنطنیہ - ۷ ستمبر - اخبار "ڈیلی میل" کا نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ فلسطین کی تازہ خبروں سے صورت حالات نہایت نازک معلوم ہوتی ہے - معلوم ہوتا ہے کہ عربوں اور یہودیوں کے درمیان سخت فسادات رونما ہو گئے ہیں - جس سے برطانیہ میں سخت تشویش پھیل گئی ہے - کئی ہزار عربوں نے ہوائی فوج کے مستقر کو دھمکی دی - فلسطین میں برطانوی فوج بہت قلیل ہے - اور تخمینہ کیا جاتا ہے کہ علاقہ ماوراء اردن میں ۳ لاکھ خوب مسلح عربوں کا اجتماع ہو گیا ہے -

سابق قیصر جرمنی کی شادی سابق قیصر جرمنی نے بیوہ شہزادی ہرمائن سے ساتھ شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے - قیصر کی عمر ۶۳ سال کی اور شہزادی کی عمر ۳۵ سال کی ہے -

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)